کعبۃ اللہ پر پہلی نظر

مولانا محمد نعیم الدین غازی پوری

مشہور علماء، ادیبوں اور دانشوروں نے جب خانہ کعبہ میں پہلا قدم رکھا تو ان پر کیا گزری

سطح ارض پر بیت اللہ پہلی مبارک عبادت گاہ ہے جو انسانوں کے لئے قائم کی گئی اور جسے تمام جہاں والوں کے لئے مرکز ہدیت بنایا گیا، حضرت آدمؑ سے لے کر حضور اکرم ﷺ تک تمام انبیاء کرام نے کسی نہ کسی حال میں کعبۃ اللہ کی زیارت کی ہے۔اللہ کے پیارے حبیب ﷺ جو مکہ شہر کے گود میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے اور بڑھے کل ۵۳ سال کعبۃ اللہ کے سائے میں رہے مگر جب اللہ کے حکم سے کعبۃ اللہ کو چھوڑ کر مدینہ جارہے تھے تو اللہ کے رسول ﷺ مدینہ کے طرف بڑھتے جاتے اور بار بار مڑ مڑ کر خانہ کعبہ کا دیدار کرتے جا رہے تھے یہاں تک کہ مدینہ پہنچ کر جب نماز بیت المقدس کی طرف منھ کر کے پڑھنی پڑی تو بار بار کعبہ کی طرف رخ کرتے اور حکم خداوندی کا انتظار کرتے رہے۔ جب حکم ہوا تو نماز کی حالت ہی میں کعبۃ اللہ کی طرف منھ کر لئے یہ اللہ کے محبوب کی کعبۃ اللہ سے محبت تھی ویسے بھی اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد کبھی کعبۃ اللہ خالی نہیں رہا ہمیشہ حج وعمرہ اور طواف کرنے والے اس گھر کی گردش کرتے رہے اور انشاءاللہ کرتے رہنگے کچھ اپنے حال سے کچھ اپنے خیال سے اور کچھ سرمایہ وصال سے سال میں کوئی دن اور کوئی وقت نہیں آتا جب کعبہ مصلیوں اور طواف کرنے والوں کے ہجوم سے خالی رہتا ہو وہ تنہائی کا شکار نہیں ہوتا۔کتنی متبرک ومقدس ہے یہ جگہ اللہ کے جلیل القدر انبیاء نے اس کا طواف کیا اور کتنے مبارک تھے وہ لمحات کہ خاتم الانبیاء ﷺ نے اللہ کے گھر کا طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔

ہزاروں صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کے جلو میں تھے۔ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ دل شوق ومحبت کے جزبات سے معمور اور آنکھیں بیت اللہ کی زیارت کے لئے بے تاب ہیں عشاق کے قافلے دور دراز مقامات سے آج بھی بیت الحرام پہنچ رہے ہیں۔ بیت اللہ پر پہلی نظر پڑتے ہے دل ودماغ کی کیفیت کو بعض زائرین نے قلم بند کیا ہے۔ یہ چند ایک حج کے سفرناموں میں سے صرف وہ اقتباس دیئے جارہے ہیں۔ جو ان احساسات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ جو خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے ہی مصنفین پر طاری ہوئیں۔

''آخر میں دعا کا طالب ہوں کہ اللہ مجھ کو حج جیسی سعادت سے مالا مال فرمائے۔آمین

SIDDIQUE LIBRARY صدیق لائبریری
Siddique Road, Gorabazar, ghazipur Siddiquelibraryislam
Mob : 08090509056, 09453282397 Ph. 0548 2226186 • Email - siddiquelibrary@gmail/rediffmail.com • صدیق روڈ، گورابازار، غازی پور
Composed By - AIIFRA Cell # 08960715588

حضرت عارف باللہ مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مدظلہ مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند سہارن پور یوپی

۱۴۱۱ھ کا موسم حج میرے لئے سعادت کا پیغام لے کر آیا جب مجھے پہلی بار بیت اللہ کی پہلی حاضری اور حج وعمرہ کی ادائیگی کا موقعہ میسر آیا۔ یوں تو حاضری کی تمنّا مدت سے دل میں تھی۔لیکن وہاں کی حاضری کا نہ انسان کی کوشش سے تعلق ہے نہ ساز وسامان اور مال و متاع کی فراوانی سے اسلئے یہ بے دست وپا اور مسائل سے محروم ظلوم وجھول بندہ بھی اپنے رب کی بارگاہ قدس میں حاضر ہوگیا۔

حالت احرام میں لبیک کے ترانہ کے ساتھ جب مسجد حرام میں داخلہ نصیب ہوا اور خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑی اسوقت کی کیفیت لفظوں میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ اسکا تعلق صرف احساس سے ہے۔ ایک طرف زندگی بھر کی سیہ کاریوں کا پچھتاوا دوش پر قلب ونگاہ گناہوں سے الودہ اور سراپا معصیت وجود لیکر دوسری طرف عظمت وجلال کا پیکر رحمت الٰہی کا مرکز کروڑوں انسانوں کا عقیدت ومحبت پورے جاہ وجلال کے ساتھ مرکز نگاہ بنا ہوا تھا۔

بمشکل تکبیر و تہلیل کے الفاظ زبان سے ادا ہوسکے پھر ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا گویائی جواب دے گئی آنسوؤں کا سیلاب امنڈ پڑا قدم حرکت کرنا بھول گئے پلکیں جھکنا بھول گئیں اپنا وجود بھی نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ کاس وہ لمحہ بارگاہ رب العزت میں مقبول ہوجائے کیا مانگا تھا بھول گیا، کچھ ہوش نہیں رہا لیکن دل گواہی دے رہا تھا کی جب رب البیت اپنے گھر بلایا ہے تو اپنے کرم سے نوازے گا بفظلہ تعالی حرم کی پہلی حاضری بہت اچھی رہی پھر اس کے بعد سال گزشتہ تک بار بار حج وعمرہ کی سعادت حاصل ہوتی رہی، اور ہر بار یہی دعا مانگی کی یہ حاضری آخری حاضری نہ ہوں۔ الحمدللہ اب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہے اور بار بار حاضری کی توفیق مل رہی ہے۔ اس بیس سال کے عرصہ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں کافی تبدیلیا ہوچکی ہیں۔ لیکن پہلی حاضری کا جو نقشہ دل ودماغ میں جما ہوا ہے اپنی جگہ قائم ہے اور اسکی لذت سے لطف اندوز ہورہا ہوں۔

جلال رب کعبہ جلوہ بیت خدا دیکھا
خوشا قسمت کہ ان انکھوں سے حرم کبریا دیکھا
نگاہ دل پہ کیا گزری زباں سے کہہ نہیں سکتے
حرم میں ہم نے جب پہلے پہل بیت خدا دیکھا

دل ونگاہ کی کچھ ایسی ہی کیفیت مدینہ طیبہ کی حاضری میں اس وقت ہوئی جب گنبد خضرا پر پہلی نظر پڑی جلال وجمال ودل آویز لذت جو حرمین شریفین میں حاصل ہوئی وہ قلب مطظر کا سرمایہ قرار وسکون ہے اللہ تعالیٰ اس کی حقیقی برکات سے تادم آخر شاد کام رکھے۔

(یہاں سے کعبہ، کعبہ سے مدینہ)

SIDDIQUE LIBRARY
صدیق لائبریری
Siddique Road, Gorabazar, ghazipur Siddiquelibraryislam
Mob : 08090509056, 09453282397 Ph. 0548 2226186 • Email - siddiquelibrary@gmail/rediffmail.com • صدیق روڈ، گورابازار، غازی پور
Composed By - ALIFRA Cell # 08960715588

حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب اعظمیؒ مدرسہ سراج العلوم چھپرا مئو

آج میری قسمت مسکرارہی تھی تقدیر جاگ اٹھی تھی میرا دل دھڑک رہا تھا باب عبدالعزیز پر کھڑے ہم دو ساتھی سوچ رہے تھے کہ خدا کے اس بزرگ ترین گھر کا سامنا کیسے ہوگا پہلے اطمینان سے ایک جگہ محفوظ سمجھ کر پاؤں کے چپل رکھ دئے پھر لرزتے قدموں اور کانپتے دل کے ساتھ دعائیں پڑھتے ہوئے مسجد حرام کے اندر داخل ہوئے اس وقت ہمیں نہ مسجد کے حسن و جمال کی طرف کی التفاف تھا، نہ اس کے طول وعرض کا خیال نگاہیں ہر طرف سے بند تھیں دل کے خیال نے آنکھوں کو پابند کررکھا تھا۔ جونہی اندر پہنچے پہلی نگاہ اس سیاہ پوش گھر پر پڑی نگاہ نہ تھی ایک بجلی تھی جو طور قلب پر چمکی اور ہوش وخرد کو جلا کر رکھ دیا، اس وقت جسم و جان کا ہوش کہاں؟ رگوں میں خون کے بجائے ایک حرارت دوڑ رہی تھی، سانس پھول رہا تھا، اس وقت محبت کا بھی خیال نہ رہا ایک تحیر کی حالت تھی جس نے انسوں بھی خشک کر دیئے تھے میں اب تک سوچتا ہوں کہ دل اس وقت کہاں گم ہو گیا تھا جو آنسوؤں کی ایک دھار بھی نہ بھیج سکا۔ سکتہ کا عالم طاری تھا مگر قدم رکے نہیں وہ بے ساختہ بڑھتے رہے، رات کے ڈھائی بج رہے تھے لیکن روشنی کی وہ فراوانی تھی کی بارہ بجے دن کا سماں ہو رہا تھا۔ تھوڑا فاصلہ طے کر کے ہم مطاف کے اندر تھے، حج کا زمانہ چونکہ قریب تھا اس لئے ہجوم بہت تھا۔ (بطواف کعبہ رفتم)

جناب قدرت اللہ شہاب صاحبؒ ۱۹۵۳ء

میں نے سن رکھا ہے کہ جو شخص حرم شریف میں داخل ہوتا ہے وہ اپنا جوتا، گناہوں کی گٹھری اپنی دستار فضیلت اور اپنی بزرگی کا عمامہ دروازے کے باہر چھوڑ جاتا ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جب وہ باہر آئے گا تو اس کا جوتا یا اس کے گناہوں کی گٹھری یا اس کی فضیلت کی دستار یا اس کی بزرگی کا عمامہ اس کو واپس ملے گا یا نہیں۔

میرے پاس حرم شریف کے باہر چھوڑنے کے لئے پاؤں میں ربڑ کے چپل اور سر پر گناہوں کی گٹھری کے علاوہ کچھ نہ تھا میں نے دل و جان سے دونوں کو اٹھا کر باہر پھینک دیا باب السلام کے راستے حرم شریف میں داخل ہو گیا اندر قدم رکھتے ہی دم بھر کے لئے بجلی سی کوندی اور زمین کی کشش ثقل گویا ختم ہوگئی۔

مجھے یوں محسوس ہونے لگا جیسے گاڑی کو مضبوط بریک لگا کر میرے وجود کو پنکچر شدہ ٹائر کی طرح جیک لگا کر ہوا میں معلق کر دیا گیا ہو۔ جیسے میری پنڈلیوں کا گوشت ہڈیوں سے الگ ہو رہا ہو۔ میرے جسم کے اعضا کا ایک دوسرے سے رابطہ ٹوٹ سا گیا ہو۔ ہاتھ بے لوچ ہو کر لٹک گئے اور سر بھنور میں پھنسے ہوئے خس وخاشاک کی طرح بے بسی سے چکر کاٹنے لگا اس طرح اپاہج سا ہو کر میں طواف کے لئے آگے بڑھنے کے بجائے بے ساختہ لڑکھڑا کر وہیں بیٹھ گیا۔ (شہاب نامہ)

SIDDIQUE LIBRARY صدیق لائبریری
Siddique Road, Gorabazar, ghazipur Siddiquelibraryislam
Mob : 08090509056, 09453282397 Ph. 0548 2226186 • Email - siddiquelibrary@gmail/rediffmail.com • صدیق روڈ، گورابازار، غازی پور
Composed By - ALIFRA Cell # 08960715588

جناب شیخ ابوعبداللہ ابن بطوطہ صاحبؒ ۱۳۲۵ء

صبح ہوتے ہی ہم بلد امین مکہ مکرمہ میں داخل ہوگئے وہاں سے حرم الٰہی میں باب بنوشیبہ سے حاضر ہوئے، کعبہ شریف کا دیدار کیا جو ایک عروس کی طرح مسند جلال پر تجلی اور بردو جمال میں لپٹا ہوا اور خدائے رحمٰن ورحیم کے پرستاروں کے شوق داماں سے وابستہ اور جنتِ رضوان میں پہنچا دینے کا بہترین وسیلہ ہے۔ سب سے پہلے ہم طوافِ قدوم سے فارغ ہوئے پھر حجرِ اسود کو بوسہ دیا، مقامِ ابراہیم پر دو نفلیں پڑھیں پھر باب کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیان ملتزم کے قریب پردہ کعبہ پکڑ کر دست دعاء بلند کئے کہ یہاں مانگی ہوئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (سفر نامہ، ارضِ مقدس)

جناب ماہر القادری صاحبؒ ۱۹۵۴ء

لیجئے! حدودِ حرم سے بھی کچھ آگے نکل آئے تلبیہ پڑھنے میں آنکھیں بھی زبانِ اشک سے لے میں لے ملا رہی ہیں۔ مکہ کی آبادی آگئی رات کا وقت ہے ایسے میں جو ٹیلا، جو پہاڑی اور جو مکان بھی نظر آتا ہے۔ عقیدت کہتی ہے اسے دل میں اتار لیجئے۔ انسانیت کی تاریخ کا پہلا ورق اسی سرزمین پر مرتب ہوا۔ اسی شہر میں حق کی وہ آواز بلند ہوئی جس نے باطل کے جسم میں تھرتھری پیدا کردی۔ یہ تاریخی شہر نہیں بلکہ خود تاریخ ساز ہے۔ اس شہر پر تاریخ کا ذرہ برابر بھی احسان نہیں بلکہ خود تاریخ پر اس شہر کا احسان ہے۔ تاریخ اس شہر سے جانی پہچانی جاتی ہے۔ اگر تاریخ سے مکہ کو نکال دیا جائے تو پھر تاریخ میں رہ کیا جائے گا۔ یا اللہ میں کہاں آگیا؟ یہ میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں مجھ سا پلید اور حرم مقدس میں! مجھ سا خطا کار گنہگار اور معاصی سرشت اس مقام پر جہاں ہر زمانے کے اتقیاء وصلحاء پاک بازوؤں اور نیکو کاروں نے سجدے اور طواف کئے یہاں پیروں سے نہیں سر کے بل چلنے کا مقام ہے۔ یہاں کا جتنا بھی احترام کیا جائے کم ہے۔ (کاروان حجاز)

جناب نسیم حجازی صاحبؒ ۱۹۵۱ء

بارگاہ خداوندی کے جاہ وجلال کے تصور سے لرزتا ہوا اندر داخل ہوا صحن میں پاؤں رکھتے ہی خانہ کعبہ پر نظر پڑی اور مجھے اچانک ایسا محسوس ہوا کہ اس کی چھت آسمان کو چھور ہی ہے۔ سیکڑوں آدمی وہاں طواف کر رہے تھے کسی کو دوسرے کی طرف دیکھنا گوارا نہ تھا، جو طواف سے فارغ ہو چکے تھے ان میں کوئی حطیم کے اندر نفل پڑھ رہا تھا اور کوئی غلاف کعبہ تھام کر گریہ وزاری کر رہا تھا۔ کسی کو کسی کے ساتھ سروکار نہ تھا کسی کو کسی کے ساتھ دلچسپی نہ تھی وہ مختلف سمتوں سے آئے تھے، لیکن وہاں مشرقی ومغربی کالے اور گورے امیر اور غریب ادنی اور اعلی کی کوئی تمیز نہیں تھی طواف شروع کیا میری خود فراموشی کا یہ عالم تھا کہ کبھی چلتے چلتے میری رفتار کم ہوجاتی اور کبھی میرے قدم تیز ہوجاتے لیکن دو تین چکر لگانے کے بعد میں سنبھل چکا تھا۔ خانہ کعبہ کے گرد سات چکر پورے کر کے اور ہر بار حجر اسود کو بوسہ دینے کے بعد باب الرحمہ کے سامنے دعا شروع کی۔ وہاں شاید پہلی بار یہ خیال آیا کی میں کون ہوں اور کہاں سے آیا ہوں اور اس کے ساتھ ہی میری آواز بیٹھ گئی، میں بڑی کوشش کے ساتھ رک رک کر دعائیہ کلمات دہرا رہا تھا لیکن اچانک میری قوت گویائی جواب دے گئی اور آنسوؤں کا ایک سیلاب جو نہ جانے کب سے اس وقت کا منتظر تھا۔ میری آنکھوں سے پھوٹ نکلا۔ (پاکستان سے دیارِ حرم تک)

SIDDIQUE LIBRARY
صدیق لائبریری
Siddique Road, Gorabazar, ghazipur Siddiquelibraryislam
Mob : 08090509056, 09453282397 Ph. 0548 2226186 • Email - siddiquelibrary@gmail/rediffmail.com • صدیق روڈ، گورابازار، غازی پور
Composed By - AIIFRA Cell # 08960715588

جناب شورش کاشمیری صاحب ۱۹۴۹ء

بیت اللہ کی ہیبت مجھ پر چھا گئی۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے عرش وفرش کی تمام فضیلتیں جمع کر دی ہیں، جہاں چوبیس گھنٹے اللہ تعالیٰ کے فرشتے ملاء اعلیٰ سے درود وسلام کی جھولیا بھر بھر کر لاتے اور بندگانِ تسلیم ورضا کو پہنچاتے ہیں۔ (شب جائے کہ من بودم)

جناب ابوالقائم خاموش فتح پوری صاحبؒ ۱۹۴۳ء

آدھی رات کے قریب مکہ معظمہ کی روشنی نے آنکھوں کو نور بخشا۔ ساری تکان اور صعوبتیں غائب ہوگئیں۔ وضو کیا سیدھے حرم شریف میں داخل ہوئے قدم رکھتے ہی ایک عجیب طرح کا کیف و سرور دل ودماغ پر چھا گیا۔

اپنے آپ کی خبر نہ رہی خدا جانے ان اینٹ پتھروں میں کہاں کی مقناطیسی قوت ہے کی انسان نہ سوچے سمجھے جھومنے لگتا ہے معلم صاحب دعا پڑھتے گئے۔ طواف کی دعائیں کیا ہیں؟ اگر انسان سمجھ کر پڑھے تو واقعی جنم جنم کے روگ وہیں ختم ہوجاتے۔

جناب ابوالحسن علی ندوی صاحبؒ ۱۹۴۷ء

میں نے بچپن میں جس طرح لوگوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کا بڑے شوق سے ذکر کرتے ہوئے سنا اسی طرح مکہ اور مدینہ کا تزکرہ بھی سنا تھا جنت کو حاصل کرنے اور ان دونوں متبرک شہروں کو دیکھنے کی تمنا اسی وقت سے میرے دل میں کروٹیں لینے لگی تھیں۔

پھر ایسا ہوا کی ایک طویل عرصے کے بعد میں خود اس جگہ آپہنچا جس کی زمین پر نہ تو سبزے کا فرش تھا اور نہ اس کی گودی میں ندیاں کھیلتی تھیں۔ جب میں نے حسن ظاہری سے خالی یہ سرزمین دیکھی تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ شہر مناظر سے کتنا تہی دست ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ میں نے یہ بھی سوچا کہ اس شہر نے انسانیت اور تمدن پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ اگر یہ شہر کا دمن گل ریزیوں سے خالی ہے روئے زمین پر نہ ہوتا تو دینا ایک سونے کا پنجڑہ ہوتی اور انسان محض ایک قیدی! یہی وہ شہر ہے جس نے انسان کو دنیا کی تنگیوں سے نکال کر وسعتوں سے آشنا کیا۔ انسان کو اس کی کھوئی ہوئی سرداری اور چھپی ہوئی آزادی دلائی۔ اسی شہر نے انسانیت پر لدے ہوئے بھاری بوجھوں کو اتارا اس کے طوق وسلاسل کو جدا کیا جو ظلم بادشاہوں اور نادان قانون سازوں نے ڈال رکھے تھے وہ عزت دنیا کو دوبارہ ملی جو سرکشوں اور ظالموں کے ہاتھوں پامال ہوچکی تھی سچ تو یہ ہے کی یہاں انسانیت نے نیا جنم لیا اور تاریخ سرے سے ڈھل کر نکلی۔ (شرق اوسط میں کیا دیکھا)

جناب مولانا رفیع الدین مرادا آبادی صاحبؒ ۱۷۸۷ء

سعدیہ سے چل کر ۲/ دن بعد بوقت چاشت ۱۴/ شوال بروز دوشنبہ مکہ معظّمہ میں حاضر ہوئے چونکہ ۴/ کوس سے زیادہ پیادہ پا اور سروپا برہنہ چلا تھا اور آفتاب بہت گرم تھا سنگریزے اور ریت راہ جل رہے تھے۔ اس لئے بہت مشقت برداشت کرنی پڑی لیکن دیدار جمال کعبہ سے تمام عمر کی کلفتوں کا ازالہ ہوگیا۔

اس مورود مسعود میں آنے کے وقت مشتاقانِ جمال مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو مواضع اقدام نبوی ﷺ کے مشاہدے سے اور آنخضرت ﷺ کے اس مقام پر رونق افروز ہونے کے تصور سے دل میں وہ نور اور باطن میں وہ سرور پیدا ہوتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

طالب صادق پر جس کی چشم بصیرت کحل ہدایت سے سرمگیں ہوا اور اس کا دیدہ باطن نور عنایت سے منور ہو یہ بات پوشیدہ نہیں کہ حرمین اور اس کے نواح کے پہاڑوں جنگلوں وادیوں اور مکانوں میں جو کہ منظور نظر سعادت اثر رہے ہیں اور ناظر جمال بجت مال ہوتے ہیں جمال محمدی ﷺ کے اثر سے کس قدر نورانیت اور روحانیت نمایاں ہے۔ (سفرنامہ حجاز)

جناب نواب محمد مصطفیٰ خاں شیفتہ صاحبؒ ۱۸۴۰ء

ذوالقعدہ کو بطحا کی مقدس وادی میں پہنچ گئے۔ کعبۃ اللہ کے جلوے نے تمام غم دور کر دئے۔ ہونٹوں کو حجر اسود چومنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پیشانی عتبہ عالیہ پر گھسٹنے سے منور ہوئی ہاتھوں کو استلام رکن کا شرف ہوا۔ آب زمزم نے شراب طہور کی بشارت دی طواف بیت اللہ نے آتش دوزخ سے نجات دی کعبہ شریف کے پردے دونوں ہاتھوں سے تھام کر گویا دامن امید تھام لیا (ماہ منیر)

مولانا محمد سعود عالم قاسمی صاحب، صدر شعبہ بینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

اس حرم پاک کی زیارت کا شوق ایک مدت سے دل میں گھر کر رہا ہے ریاض خیر آبادی کا شعر گنگناتا اور دل کو تسلی دیتا رہا۔

کعبہ سنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیروں کا بھی پھیرا ہو گا

بارہ تیرہ سال پہلے جب پھیرا لگانے کا بلاوا آیا تو شوق کے مارے دوڑا چلا گیا، کعبہ پر پہلی نظر پڑی تو اپنی آنکھوں پر اعتبار نہیں ہوا گنہگار جو ٹھہرا دیر تک سیاہ پوش کعبہ کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا رمضان کے دن تھے عمرہ کی نیت تھی جو احرام و طواف اور سعی پر پوری ہوگئی، سنت پوری ہوگئی مگر تشنگی بڑھ گئی تب سے ابتک بار ہا حاضری ہوئی اور حاضری کے بعد تشنگی کچھ اور بڑھتی رہی۔ (ترجمان الاسلام اپریل ۲۰۰۴ء)

جناب ڈاکٹر کلیم احمد عاجزؔ صاحب

قریب حرم پہونچا تو خوف اور رعب سے آنسو خشک ہوگئے اور نگاہیں جھک گئیں رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ اللہ کے گھر کو دیکھنا۔ صرف دیکھنا سینکڑوں ہزاروں نیکیوں کے برابر ہے لیکن ایک بار دیکھنے کے بعد دوبارہ دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی......

کہیں ایسا حکم نہ ہوجائے.....کہ اس بے غیرت کی آنکھیں نکال لو....اس کا چہرہ بگاڑ دو اس بے حیا کی ٹانگوں میں رسی باندھ کر حرم کے سامنے لٹکا دو...اور حکم عام کردو...سارے آنے والے اس کے منہ پر تھوکیں...اس کے پاک ہونے کی یہی صورت ہے۔

شب کے تین بج چکے تھے ہم لوگ بیت اللہ شریف کے صحن میں داخل ہوئے اللہ پاک کا گھر ایک چراغ تھا...جس پر پروانوں کا ہجوم تھا بس انسانوں کی چکی تھی جو حرم پاک کے گرد چل رہی تھی......اور اس چکی نے تمام صحن حرم کو اپنی دسترس میں لے لیا تھا....ایک لاکھ کا مجمع طواف کر رہا تھا...... (یہاں سے کعبہ کعبہ سے مدینہ)

مولانا عبدالماجد دریابادی صاحبؒ ۱۹۲۹ء

اسباب رکھتے رکھاتے عصر کا اوّل وقت گزر کر اوسط وقت شروع ہوگیا۔ جلدی جلدی تازہ وضو کیا۔ جامہ احرام میں ملبوس حرم کو روانہ ہوئے۔ کون سی تمنا ہے؟ جو اس وقت دل میں نہیں؟ تمناؤں کا ہجوم، آرزوں کی کشمکش اور پھر ہیبت و دہشت کہ کس دربار میں حاضری ہو رہی ہے۔

دل ہے کہ ہر لحظہ اس کی دہشت بڑھتی جارہی ہے۔ قدم ہیں کہ ہر قدم پر بھاری ہوتے چلے جارہے ہیں۔ کہاں کسی سیہ کار کی جبیں اور کہاں کسی بے مکام و بے نشاں کا آستانہ۔

لیجئے مسجد حرام کی چار دیواری شروع ہوگئی۔ کئی دروازے چھوڑتے ہوئے ہم لوگ باب السلام سے اندر داخل ہوئے کس کے اندر داخل ہوئے؟ جہاں کی ایک نماز ایک لاکھ یا کم از کم ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اندر داخل ہوتے ہی نگاہ سیاہ غلاف والی عمارت پر پڑی جسے خشکی اور تری میں نہ سما سکنے والے زمین و آسمان عرش و کرسی کی سمائی میں نہ آنے والے نے وہم و خیال کی وسعت میں نہ گھرنے والے نے اپنا گھر کہہ کر پکارا ہے اور نگاہ پڑتے ہی جہاں پڑی تھی وہیں جم کر رہ گئی۔ اس گھڑی کی کیفیت کیا اور کن لفظوں میں بیان ہو۔ کہتے ہیں کہ موسیٰ کلیم اللہ کے ہوش و حواس کسی کی ایک تجلی کی تاب لا نہ سکے تھے جب تجلی بیت کا یہ حال ہے کہ ہوش و حواس کسی کی ایک تجلی کی تاب لا نہ سکے تھے جب تجلی بیت کا یہ حال ہے کہ ہوش و حواس قائم رکھنا دشوار تو ''رب البیت'' کی تجلی نے خدا معلوم کیا غضب ڈھایا ہوگا! جب گھر کی برق پاشیوں کا یہ عالم ہے تو ''گھر والے'' کے انوار و تجلیات کی تاب کون شبری آنکھ اور انسانی بصارت لا سکتی ہے؟ حسن و جمال کیا رعنائی زیبائی کیا خوبی و محبوبی کیا دلکش و دلبری ہے۔ سرتاپا مہر جمال ہی ٹپکتا نظر آتا ہے۔ اور ہر چہار طرف شفقت و مرحمت کے کھلے ہوئے پھولوں کی خوشبوئیں لپکی اور دوڑی چلی آرہی ہیں۔ (سفر نامہ حرمین شریفین)

کعبہ پہ پہلی نظر

کعبے پر پڑی جب پہلی نظر کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش و خرد مفلوج ہوئے دل ذوق تماشہ بھول گیا
پھر روح کو اذان رقص ملا خوابیدہ جنوں بیدار ہوا
جلوؤں کا تقاضہ یاد رہا نظروں کا تقاضہ بھول گیا

احساس کے پردے لہرائے ایماں کی حرارت تیز ہوئی
سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ سر اپنا سجدہ بھول گیا

جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے یاد آ نہ سکا جو سوچا تھا
اظہار عقیدت کی دھن میں اظہار تمنا بھول گیا

پہنچا جو حرم کی چوکھٹ تک اک ابر کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا یہ ہوش مجھے کیا مانگ لیا کیا بھول گیا

ہر وقت برستی ہے رحمت کعبہ میں جمیل اللہ اللہ
خاطی ہوں میں کتنا بھول گیا عاصی ہوں میں کتنا بھول گیا

جمیل خیرآبادی

MAULANA - MD. NAEEMUDDIN GHAZIPURE
Secretary - Siddique Library, Siddique, Road
Gorabazar, Ghazipur (U.P.) India
Mob : 08090509056, 09453282397

SIDDIQUE LIBRARY